السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لیڈز دے محمد یٰسین لکھتے ہیں کس حدیث سے ثابت ہے کہ داڑھی ایک مشت ہونی چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

داڑھی سنت انبیاء ہے۔ اس کی رکھنا نہایت ضروری ہے اور اس کا منڈانا جرم ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے اس کی سخت وعید فرمائی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

(خالفوا المشرکین اوفوا اللحی واحفوا الشوارب۔ ''(مشکوۃ للالبانی ج ۲ باب الترجل ص ۱۲۶۱ رقم الحدیث ۴۴۲۱) (بخاري و مسلم ''

''مشرکوں کی مخالفت کرتے ہوئے داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھوں کو خوب کٹاؤ۔ ''

ترمذی شریف میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحیة والسواک والاستنشاق رقص الاظفار و غسل البراجم و نتف الابط و حلق العانة وانتقاص الماء قال زکریا قال مصعب و نسیت العاشرة الاان تکون المضمضة۔ (ترمذی شریف ج ۱۲ ابواب الاستئذان والادب باب ماجاء فی تقلیم الاظفار ص ۲۴۸)

یعنی دس چیزیں فطرت میں سے ہیں۔ مونچھیں صاف کرنا' داڑھی لمبی کرنا' مسواک کرنا' ناک میں پانی لینا' ناخنوں کو تراشنا' انگلیوں کی گرہوں کو دھونا' بغل سے بال اکھاڑنا' زیرناف بال مونڈنا' پانی سے استنجا کرنا۔ زکریا لکھتے ہیں کہ '' ''راوی حدیث مصعبؒ نے کہا دسویں چیز میں بھول گیا ہوں۔ غالباً وہ کلی کرنا ہے۔

ابوداؤد میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ:

(کنا نعفی السبال الافی حجة او عمرة۔ ''(فتح الباري ج ۱۱ کتاب اللباس باب تقلیم الاظفار ص ۵۴۲ شرحی حدیث رقم ۵۸۹۲ ''

''یعنی ہم لوگ داڑھی کے بال چھوڑ دیا کرتے تھے مگر حج و عمرہ میں کٹواتے تھے۔ ''

بخاری شریف میں تعلیقاً حضر عبداللہ بن عمر کے بارے میں آتا ہے کہ:

(کان ابن عمر اذا حج او اعتمر قبض علی لحیتہ۔ ''(فتح الباري ج ۱۱ کتاب اللباس ص ۵۴۱ باب تقلیم الاظفار رقم الحدیث ۵۸۹۲ ''

''یعنی عبداللہ بن عمرؓ جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو مٹھی سے پکڑ کر کٹوا لیتے۔ ''

ابوداؤد و نسائی کی ایک روایت میں حج و عمرہ کے بغیر ابن عمرؓ کے بارے میں آتا ہے کہ مروان بن سالم کہتے ہیں

(رایت ابن عمر یقبض علی لحیتہ لیقطع ما زاد علی الکف۔ "(ابوداؤد کتاب الصیام باب القول عند الفطار ۲۳۵۷ السنن الکبری للنسائی دارقطنی ۲۴۰ حاکم ۱/ ۴۲۳ بیہقی ۴/ ۲۳۹ ابن السنی ۴۷۸ شرح السنة ۶/ ۲۶۵"

''میں نے ابن عمرؓ کو دیکھا وہ داڑھی کو ہاتھ میں پکڑتے اور جو مٹھی سے زائد ہوتی اس کو کاٹ دیتے۔ ''

ان مختلف احادیث سے تین چیزیں ثابت ہوتی ہیں

اول : داڑھی فطرت میں سے ہے اور اس کا رکھنا ضروری ہے اور اسے مطلق چھوڑ دینا بہتر اور افضل ہے۔ رسول اکرم ﷺ سے کسی صحیح حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ آپ نے داڑھی ایک مشت نے زائد کٹوائی ہو یا اس کا حکم دیا ہو۔ اس لئے افضل عمل تو یہی ہے کہ داڑھی پوری رکھی جائے۔

دوم : بعض آثار اور اقوال صحابہؓ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک مٹھی سے زائد کٹوانے کی اجازت ہے اور بعض صحابہؓ نے اس پر عمل کیا صرف حج کے موقع پر یہ اجازت ہے اور بعض نے اس کی عام اجازت دی ہے مگر یہ جائز کی حدتک ہے ۔ اس سے یہ ہر گز ثابت نہیں ہوتا کہ داڑھی ایک مشت ہونی چاہیۓ بلکہ صرف جواز کی حدتک ثبوت ملتا ہے ۔

سوم : بعض ائمہ کرام اور علماء نے یہ کہا ہے جبکہ جب داڑھی کے بال بکھر جائیں اور زیادہ بڑھ جائیں تو مٹھی سے پکڑ کر مناسب تراش خراش جائز ہے ۔

لیکن یہ بات بہر حال پیش نظر رہنی چاہیۓ کہ پوری داڑھی رکھنا سب کے نزدیک افضل ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص428

محدث فتویٰ